اچھی نیّت کی بَرَکت



پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ

(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یہ مضمون ''نیکی کی دعوت'' کے صفحہ 116 تا 137 سے لیا گیا ہے۔

اچھی نیّت کی برکت

دُعائے عطّار

دُعائے عطار! یا اللہ پاک! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ ''اچھی نیت کی برکت'' پڑھ یا سُن لے اُس کے سارے نیک کام اپنی بارگاہ میں قبول فرما اور اُس کو جنت الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کا پڑوسی بنا۔ اٰمین

درود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تقرب نشان ہے: بے شک بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرود بھیجے۔ (ترمذی ج۲ ص۲۷ حدیث ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیّت کی برکت سے مغفرت کی دلچسپ حکایت

منقول ہے کہ ایک عَجَمی (یعنی غیر عَرَبی شخص) چند آدمیوں (عَرَبیوں) کے پاس سے گزرا جو بیٹھے مذاق اور چھیڑ چھاڑ میں مصروف تھے۔ (عَرَبی کے جملے سُن کر) وہ غریب سمجھا کہ یہ لوگ ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کر رہے ہیں، اس نے حُسنِ نیّت کے مطابق (یعنی اچھی نیّت کے ساتھ) اُن کی طرح کہنا شروع کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اللہ تَعَالٰی نے اچھی نیت کی وجہ سے اُس عَجَمی کو بخش دیا۔ (ایضاً ص ۲۶۳)

اچھی نیّتیں دشوار ہیں اِس سے تو پیٹھ پر کوڑے کھانا آسان ہے

اچھی اچھی نیّتیں کرنے کیلئے ضَروری ہے کہ ذِہن حاضر رہے، جو اچھی نیّتوں کا عادی نہیں ہے اُسے شُروع میں بہ تکلُّف اس کی عادت بنانی پڑے گی لہٰذا اِبتداءً اِس کیلئے سر جھکائے، آنکھیں بند کر کے ذِہن کو

مختلف خیالات سے خالی کر کے یکسُو ہو جانا مُفید ہے۔ اِدھر اُدھر نظریں گُھماتے ہوئے، بدن سہلاتے کُھجاتے ہوئے، کوئی چیز رکھتے اٹھاتے ہوئے یا جلد بازی کے ساتھ نیّتیں کرنا چاہیں گے تو شاید ہو نہیں پائیں گی۔ **نیتوں کی عادت** بنانے کیلئے اِن کی اَھَمِّیَّت پر نظر رکھتے ہوئے آپ کو سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذِہن بنانا پڑے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا نُعَیم بن حَمّاد علیہ رحمۃ اللہ الجواد فرماتے ہیں: **''ہماری پیٹھ کا کوڑے کھانا اچّھی نیّت کے مقابلے میں آسان ہے۔''**

(تَنبیہُ المُغتَرِّین ص ۲۵)

دُنیوی نعمتوں کے سبب آخِرت کی نعمتوں میں کمی آئیگی

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کا اِرشادِ عالی ہے: ''اللہ عزَّوَجَلَّ کی نعمتوں سے لُطف اندوز ہونا گناہ نہیں ہے، لیکن اِس سے **سُوال** ضَرور ہوگا اور جس سے حساب میں پوچھ گچھ ہوئی وہ ہلاک ہو جائے گا اور جو آدمی دُنیا میں مُباح چیزوں کو استِعمال کرتا ہے اگرچِہ اِسے قِیامت میں اس پر عذاب نہیں ہوگا لیکن اِسی مقدار میں آخِرت کی نعمتیں کم ہو جائیں گی، غور تو کیجئے! کتنے بڑے نقصان کی بات ہے کہ انسان فانی نعمتوں کے حُصول میں بَہُت جلدی کرے اور اِس کے بدلے اُخرَوی (اُخ۔رَ۔وی) نعمتوں میں کمی کے ذَرِیعے نقصان اُٹھائے۔''

(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۵ ص ۹۸)

دُنیوی لذّات کا دل سے مٹا دے شوق تُو
کر عطا اپنی عِبادت کا الٰہی ذوق تُو

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خوشبو لگانے کی نیتیں

اللہ تعالٰی کی بے شمار نعمتوں میں سے **خوشبو** بھی ایک بَہُت پیاری نعمت ہے، اِس کا استِعمال کرنا مُباح (یعنی نہ ثواب نہ گناہ) ہے، یہ نعمت اس طرح استِعمال کرنی چاہئے کہ **عبادت** بن جائے اور ثواب ہاتھ آئے۔ چُنانچِہ اِس کو ''عبادت'' بنانے کیلئے اچھی اچھی نیّتیں کرنی ہوں گی۔ جب بھی کوئی کام کرنے لگیں تو ایک دم شُروع مت کر دیجئے، پہلے کچھ ٹھہر جائیے اور ذِہن پر زور دیکر **اچّھی اچّھی نیّتیں** کر لیجئے۔ مَثَلاً خوشبو لگانی ہے تو اُس کی شیشی اُٹھانے سے قَبل اور اگر اُٹھا ہی لی ہے تو کھولنے سے پہلے یکسُوئی

کے ساتھ، سر جُھکا کر ہو سکے تو آنکھیں بند کر کے اطمینان سے اور خوب توجُّہ کے ساتھ **نیّتیں** کیجئے۔ **عِطر** لگانے کے ذَرِیعے مختلف ثَو ابات کمانے کا مشورہ دیتے ہوئے **عارِف بِاللّٰہ، مُحَقِّق عَلَی الاطلاق، خاتِمُ المُحَدِّثین،** حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُالحقّ مُحَدِّث دِہلوی** عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی لکھتے ہیں: مُباح کاموں میں بھی اچّھی نیّت کرنے سے ثواب ملے گا، مَثَلاً خوشبو لگانے میں اِتّباعِ سنّت اور (مسجِد میں جاتے ہوئے لگانے پر) تعظیمِ مسجِد (کی نیّت بھی کی جاسکتی ہے)، فَرحتِ دِماغ (یعنی دِماغ کی تازگی) اور اپنے اسلامی بھائیوں سے ناپسندیدہ بُو دُور کرنے کی نیّتیں ہوں تو ہر نیّت **کا الگ ثواب** ملے گا۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۳۷) یہاں حسبِ حال **مزید نیّتیں** بھی شامِل کی جاسکتی ہیں مَثَلاً **بِسمِ اللّٰہ** پڑھ کر شیشی اٹھاؤں گا، **بِسمِ اللّٰہ** پڑھ کر ڈھکّن کھولوں گا، **بِسمِ اللّٰہ** پڑھ کر لگاؤں گا، مُسلمانوں اور فِرِشتوں کو خُوشبو سے فَرحت (یعنی سُرور و خوشی) پہنچاؤں گا، (خُصُوصاً گرمی میں کپڑوں کے اندر اگر پسینے کی بدبُو ہو جاتی ہو تو یہ نیّت بھی کی جاسکتی ہے کہ) خود سے بدبُو دُور کر کے مسلمانوں کو **غیبت** سے بچاؤں گا، (نَماز سے قَبل لگانے میں یہ نیّت بھی شامِل کر سکتے ہیں کہ) نَماز کیلئے زینت حاصل کروں گا۔ خوشبو سُونگھ کر **دُرُود شریف** پڑھوں گا، (خوشبو نعمت ہے اِس لئے استِعمال کرنے اور سونگھنے میں بطورِ شکرِ الٰہی) **اَلحمدُ لِلّٰہ** کہوں گا۔ خوشبو لگاؤں گا تا کہ عَقل میں اِضافہ ہو، اس سے دینی اَحکام (دینی تعلیم، دینی تدریس، سنّتوں بھرے بیان وغیرہ) سمجھنے میں مدد حاصل کروں گا۔ ''اِحیاءُ الْعلوم'' میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: **''جس کی خوشبو اچّھی ہو اُس کی عَقل میں اِضافہ ہوتا ہے۔''** (اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۹۸)

خُوشبو لگانے کی غَلَط نیّتوں کی نشاندہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوشبو لگانے میں اکثر شیطان غَلَط **نیّت** میں مُبتلا کر دیتا ہے۔ لہٰذا عِطر لگانے میں **اچّھی نیّتوں** کا خُصوصی اِہتمام ہونا چاہئے۔ مدینہ ۳ چُنانچِہ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الوالی کا فرمانِ عالی ہے: اِس نیّت سے خوشبو لگانا کہ لوگ واہ واہ کریں یا قیمتی خوشبو لگا کر لوگوں پر اپنی مالداری کا سکّہ بٹھانے

کی نیّت ہو تو ان صُورَتوں میں خوشبو لگانے والا گنہگار ہوگا اور خوشبو بروزِ قِیامت مُردار سے بھی زِیادہ بدبودار ہوگی۔ (ایضاً)

دُنیا پسند کرتی ہے عطرِ گُلاب کو
لیکن مجھے نبی کا پسینہ پسند ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی بَرَکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بطُفیلِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بُری نیّتوں سے نَجات **اور اچّھی نیّتوں** کی عادات نصیب ہوں گی۔ **کورنگی** (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، میری فوج میں ملازمت تھی اور میں ماڈَرن نوجوان تھا، البتّہ نَماز پڑھا کرتا تھا۔ امّی جان کی بیماری کے باعِث سخت تشویش تھی، ایک اسلامی بھائی نے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے مَدَنی قافِلے میں سفر کی ترغیب دی، میں نے معذِرت چاہتے ہوئے اُن سے کہا: امّی جان سخت بیمار ہیں ایسی حالت میں انہیں چھوڑ کر سفر نہیں کرسکتا۔ اُنہوں نے مشورہ دیا: ''آپ صِرف مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کرلیجئے کہ جب بھی موقع ملا، کرلوں گا اور آج نَمازِ **تہجُّد** ادا کر کے گڑگڑا کر امّی جان کی صحّت یابی کیلئے دُعا فرمایئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور کرم ہوگا۔'' اُنہوں نے یہ بات کچھ ایسے دِلنشین انداز میں کہی کہ دل کو لگ گئی اور میں نے سفر کی نیّت کرلی۔ رات اُٹھ کر **تہجُّد** ادا کرکے خوب رو رو کر دُعا مانگی، پھر نَمازِ **فَجر** کیلئے مسجِد کا رُخ کیا، واپَسی پر جب گھر پہنچا تو حیرت سے کھڑے کا کھڑا ہی رَہ گیا! کیا دیکھتا ہوں کہ میری وہ زار نزار (یعنی کمزور) اور سخت بیمار امّی جان جو خود اُٹھ کر

بیتُ الخَلا (یعنی واش روم) بھی نہیں جاسکتی تھیں بیٹھی اِطمینان سے کپڑے دھورہی ہیں! میں نے عرض کی: امّی جان! آپ آرام فرمائیے کہیں طبیعت زِیادہ نہ بگڑ جائے، میں خود کپڑے دھولوں گا۔ اِس پر فرمایا: بیٹا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج مجھے نہ کوئی دَرْد ہے نہ تکلیف، میں اپنے آپ کو بَہُت ہلکی پھُلکی محسوس کررہی ہوں۔ یہ سُن کر میری آنکھوں میں خوشی کے آنسو آگئے، میرے دل میں ایک اطمینان کی کیفیت پیدا ہوئی کہ **سفر کی نیّت** کی بَرَکت سے دعا کو مقبولیّت مل گئی ہے۔ اسلامی بھائی سے ملاقات پر تفصیل عَرض کی، تو اُنہوں نے خوب حوصلہ بڑھایا اور ہمدردانہ مشورہ دیا کہ بلا تاخیر **مَدَنی قافِلے** میں سفر کرلیجئے۔ لِہٰذا میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں سنّتوں بھرے سفر اور اس دوران عاشِقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے ہمارے گھر میں **مَدَنی ماحول** بن گیا، مجھ جیسا ماڈَرن نوجوان داڑھی اور عِمامہ سجا کر سنّتوں کی خدمت میں لگ گیا، امّی جان اور میرے بچّوں کی ماں دونوں اسلامی بہنوں کے اجتماع میں شرکت کرتی ہیں۔ غور فرمائیے! میں نے صِرف مَدَنی قافِلے میں **سفر کی نیّت** کی اور اس کے سبب بَرَکت ہی بَرَکت ہوگئی تو نہ جانے مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں بھرے سفر کی کیا کیا مَدَنی بہاریں ہوں گی! کاش ہر اسلامی بھائی ہر ماہ کم از کم تین دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کا عادی بن جائے۔

اچّھی نیّت کا پھل پاؤ گے بے بدل　　سب کرو نیّتیں قافِلے میں چلو
دُور بیماریاں اور ناداریاں　　ہوں ٹلیں مشکلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **مَدَنی قافِلے** کی نیّت کرنے والے کا بیڑا پار ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماں کی صحّت کے ساتھ ساتھ گھر بھر کیلئے آخرت کی راحت کے حُصول کیلئے تیّاریوں کا بھی سامان ہوگیا۔ واقِعی **اچّھی نیّت** پھر اچّھی نیّت ہوتی ہے۔ اچّھی نیّت سے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کرنے کے کیا کہنے!

جب جُوتا پہننے میں اُلٹے پاؤں سے پہل کی تو.....

حضور محدّثِ اعظم پاکستان حضرت علاّمہ مولانا سردار احمد قادِری چشتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کے ایک شاگردِ رشید فرماتے ہیں کہ میں 1955ء میں جب دَورۂ حدیث شریف سے فارِغ ہوا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے رُخصت لے کر آنے لگا، میں نے غلَطی سے اپنا جُوتا پہلے بائیں (یعنی اُلٹے) پاؤں میں پہن لیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے دیکھ کر مجھے فوراً واپس بُلا لیا، مجھے اپنی غلَطی کا اِحساس ہو گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے (مجھے نیکی کی دعوت دیتے ہوئے) فرمایا: ''جُوتا پہننے میں **سُنَّت** یہ ہے کہ پہلے دائیں (یعنی سیدھے) پاؤں میں پہنا جائے اور جُوتا اُتارنے کی سنَّت یہ ہے کہ پہلے بائیں (یعنی اُلٹے) پاؤں سے اُتارا جائے۔'' (حیاتِ مُحَدِّث اعظم ص ۸۵)

جُوتے پہننے کی نیّتیں

کوئی سا بھی کام ہو ایک دم شروع کر دینے کے بجائے پہلے کچھ ٹھہر کر **نیّت** کرنے کی عادت بنانی چاہئے مَثَلاً **جُوتے پہننے لگے** ہیں تو رُک جائیے اور حسبِ حال پہلے یہ نیّتیں کر لیجئے: ۞ اِتباعِ سنّت میں جُوتے پہنوں گا ۞ چلنے والے کے جُوتوں کی آواز چُونکہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ناپسند تھی اِس لئے راہ چلتے یا سیڑھی چڑھتے اُترتے ہوئے آواز نہ پیدا ہو اِس کا خیال رکھوں گا ۞ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر پہنوں گا ۞ جُوتے کے ذَرِیعے پاؤں کو زَخم یا گندگی وغیرہ سے محفوظ رکھنے کی کوشش کے ذَرِیعے **عبادت** پر مدد حاصِل کروں گا ۞ پہننے میں سیدھے جُوتے سے پَہَل کرنے کی سنّت ادا کروں گا ۞ سنّتِ تَنظِیف ادا کروں گا یعنی پاؤں کو مَیل کُچیل سے بچاؤں گا۔ اِسی طرح پر حسبِ حال مزید نیّتیں بھی کی جا سکتی ہیں۔ اِسی طرح **جُوتے اُتارتے وَقت** بھی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے، اُلٹے سے پَہَل کرنے، موقع ہو تو بُزُرگوں کی ادا کی مُشابہت کرتے ہوئے جُوتوں کا اگلا رُخ قبلے کی طرف رکھنے وغیرہ کی **نیّتیں** ہو سکتی ہیں۔ جُوتے **قِبلہ رُخ** رکھنے کے مُتعلّق عرض ہے، حُضُور مُحدِّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد کے شاگرد و مُرید میرے مخدوم

محترم حضرتِ قبلہ مفتی عبدُ اللّطیف صاحِب اطالَ اللّٰہُ عُمرَہٗ کی صُحبت میں چند روز گزارنے کی سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کوسعادت ملی، اُن دِنوں مفتی صاحِب مُدَّظِلُّہ کا یہ عمل دیکھا کہ ہمارے بے تَرتیب رکھے ہوئے جُوتوں، چپّلوں کا رُخ اپنے دستِ مبارَک سے جانبِ قِبلہ فرما دیتے تھے میں نے مُتَعَجِّب ہو کر سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ میں نے قبلہ استاذِ گرامی حُضُور مُحدِّثِ اعظم مولانا سردار احمد علیہ رحمۃ اللہ الصمد کو دیکھا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نہ صِرف جُوتے بلکہ ہر چیز قبلہ رُو رکھنا پسند فرماتے تھے اور اِس عمل میں سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی اِس حکایت کی طرف اشارہ کیا: چُنانچِہ

لوٹا قبلہ رُخ ہو گیا

ایک بار جیلان شریف کے مشائخِ کرام رحمہم اللہ تعالٰی کا ایک وَفد حُضُور سیِّدُنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی خدمتِ سراپا عَظَمت میں حاضِر ہوا، اُنہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے لوٹے شریف کو غیرِ قبلہ رُخ پایا (تو اُس کی طرف آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی توجُّہ دلائی اِس پر) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے خادِم کو جلال بھری نظر سے دیکھا۔ وہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے جلال کی تاب نہ لاتے ہوئے ایک دم گرا اور تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ اب ایک نظر لوٹے پر ڈالی تو وہ خود بخود **قبلہ رُخ** ہو گیا۔ (بَہجةُ الاسرار ص ۱۰۱)

اچھوں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے

یہ عام دستور ہے کہ جس سے مَحَبَّت ہوتی ہے اُس کی ہر ادا پیاری لگتی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سگِ مدینہ عُفی عنہ کو سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم اور، حُضُور مُحدِّثِ اعظم پاکستان علیہ رحمۃ المنّان سے بَہُت مَحَبَّت ہے۔ لہٰذا جب سے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی یہ ادا معلوم ہوئی ہے اِس ادا کو ادا کرنے کی عادت بنالی ہے اور اپنے لوٹے، چپّل اور دیگر چیزوں کا اگلا رُخ جانبِ قبلہ رہے اِس کی کوشش رہتی ہے۔ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ **اللہ** والوں کی نقّالی میں یقیناً بَرَکت ہی بَرَکت ہے اور کیوں نہ ہو کہ کائنات کے تمام **اللہ** والوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: اَلْبَرَکَةُ مَعَ اَکَابِرِکُم یعنی بَرَکت تمہارے بُزُرگوں کے ساتھ ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۶ ص ۳۴۲ حدیث ۸۹۹۱)

''چل مدینہ'' کے سات حُرُوف کی نسبت سے
جُوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 32 صَفْحات پر مشتمل رسالہ ''**101 مدنی پھول**'' صَفْحہ 20 تا 22 سے (مَع تصرُّف) عرض ہے: **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ جوتے بکثرت استِعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶) ﴿2﴾ جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے، کہتے ہیں کسی جگہ دعوت میں فارِغ ہو کر ایک صاحِب نے جوں ہی جوتا پہنا چیخ نکل گئی اور پاؤں لہولُہان ہو گیا۔ دراصل بات یہ ہوئی کہ کھانے کے دَوران کسی نے نوکدار ہڈّی پھینکی تو وہ جوتے کے اندر چلی گئی اور پہننے والے نے جُوتے جھاڑے بِغیر پہنے تو پاؤں زخمی ہو گیا ﴿3﴾ سنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی اُلٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج ٤ ص ٦٥ حدیث ٥٨٥٥) **نُزھَۃُ القاری** میں ہے: مسجِد میں داخِل ہوتے وقت حکم یہ ہے پہلے سیدھا پاؤں مسجِد میں رکھے اور جب مسجِد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پاؤں نکالے۔ مسجِد کے داخلے کے وَقت اس (جوتے پہننے کی ترتیب والی) حدیث پر عمل دُشوار ہے۔ **اعلیٰ حضرت** امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے اِس کا حل یہ ارشاد فرمایا ہے: جب مسجِد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جُوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جُوتا نکال کر مسجِد میں داخِل ہوں۔ اور جب مسجِد سے باہَر ہوں تو اُلٹا پاؤں نکال کر جُوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جُوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔ (نُزھۃُ القاری ج ٥ ص ٥٣٠) حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جَوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: جو شخص ہمیشہ جُوتا پہنتے وقت

سیدھے پاؤں سے اور اُتارتے وَقت اُلٹے پاؤں سے پہَل کرے وہ تلّی کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔(حیاۃ الحیوان ج ۲ ص ۲۸۹) ﴿4﴾ مَرد مردانہ اور عورت زنانہ جُوتا استعمال کرے ﴿5﴾ کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے عرض کی کہ ایک عورت (مَردوں کی طرح) جُوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مَردانی عورَتوں پرلعنت فرمائی ہے۔(اَبُو دَاوٗد ج ٤ ص ٨٤ حديث ٤٠٩٩) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: یعنی عورَتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مَردوں اور عورَتوں کا امتیاز (یعنی فرق) ہوتا ہے اِن میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعت ہے، نہ مَرد عورَت کی وَضع (طرز) اِختیار کرے، نہ عَورَت مَرد کی۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۲۲) ﴿6﴾ جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں ﴿7﴾ اِستِعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔ (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اَوندھے جوتے کو دیکھنا اور اُس کو سیدھا نہ کرنا۔ ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (304 صَفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

اعلیٰ حضرت کی خدمت میں سُوال

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی خدمت میں کچھ یوں عرض کی گئی: کچھ غریب مسلمان بغَرضِ تبلیغِ صلوٰۃ (یعنی نماز کی تبلیغ کیلئے) شہر سے باہَر مواضعات (یعنی بعض دیہات) میں پیدل، دھوپ اور پیاس کی تکلیف اُٹھا کر بلا کسی ذاتی نَفع کے لالچ کے فِی سَبِیلِ اللہ آدھی رات سے اُٹھ کر گئے اور دوسرے دن واپس آئے، بعض لوگ ان میں بھوکے پیاسے بھی شامل تھے، ان کی کوشش سے تقریباً ایک سو مسلمان مُستَعِدِ نماز (یعنی نماز کیلئے تیار) ہوئے۔ بیان کیا جائے کہ اُن کیلئے کیا اَجر ہے تاکہ آگے ہمّت بڑھے۔ ہمارے اِس نیک کام کرنے پر ایک شخص نے کہا: "اِس میں رکھا ہی

کیا ہے! کوئی اپنے لئے نَماز پڑھے گا تم کیوں کوشِش کرتے ہو۔" وہ شخص کیسا ہے جولوگوں کا حوصلہ پَست کرتا ہے؟

اعلیٰ حضرت کا جواب میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے کچھ اِس طرح **جواب** ارشاد فرمایا: نَماز کی دعوت دینے والوں کے لیے ان کی **نیّت** پر اجرِ عظیم ہے، **نبی** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: "اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذَرِیعے کسی ایک شخص کو ہِدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اِس سے اچّھا ہے کہ تمہارے پاس **سُرخ اُونٹ** ہوں۔" (صحیح مُسلِم ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶) ہِدایت کو جانے کے لیے آتے جاتے جتنے قدم ان کے پڑے ہر قدم پر دس نیکیاں ہیں، (چُنانچِہ **اللہ** تعالٰی پارہ 22 سُوْرَۃُ یٰسٓ کی آیت نمبر 12 میں ارشاد فرماتا ہے:)

وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اورہم لکھ رہے ہیں جوانہوں نے آگے بھیجا اور جونشانیاں پیچھے چھوڑ گئے۔ (پ ۲۲ سورۂ یٰسٓ: ۱۲)

یہ کہنا کہ "**تم کیوں کوشِش کرتے ہو**" شیطانی قول ہے۔ **اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَ نَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر** (یعنی نیکی کا حکم دینا اور برائی سے مَنْع کرنا) **فَرض** ہے، فَرض سے روکنا شیطانی کام ہے۔ (شکار کی مُمانَعت کے باوُجُود) بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے (ہفتے کو) مچھلی کا شِکار کیا تھا وہ بھی **بندر** کر دیئے گئے اور جنہوں نے انہیں نصیحت کرنے کو مَنْع کیا تھا (وہ بھی تباہ ہو گئے) (مَنْع کرنے والوں کا قول پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف کی آیت نمبر 164 میں بیان کیا گیا ہے:)

لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت عذاب دینے والا۔

(تو گناہ سے روکنے والوں کو گناہ سے روکنے کے کارِ خیر سے مَنْع کرنے والے) بھی تباہ ہوئے اور نصیحت کرنے والوں نے نَجات پائی۔ اور یہ کہنا کہ "اس (یعنی نَماز کی دعوت دینے کے کام) **میں رکھا ہی کیا ہے!**" سب سے سخت کلمہ ہے، کہنے

والے کو تجدیدِ اسلام وتجدیدِ نکاح چاہئے۔ واللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٥ ص ١١٧)

سُرخ اُونٹوں سے کیا مُراد ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے اِس مبارک فتوے میں نیکی کی دعوت دینے والوں کی حوصلہ شِکنی کرنے والوں کے اِس جُملے ''تم کیوں کوشِش کرتے ہو'' کو شیطانی قول قرار دیکر اِس کی مَذمَّت کی گئی ہے، یہاں وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو بَسا اوقات مُبلِّغین سے کہہ دیتے ہیں کہ ''چھوڑو چھوڑو اِس کو سمجھانے کا کیا فائدہ۔ یہ تو نیکی کی بات مانتا ہی نہیں'' (گناہ چھوڑتا ہی نہیں، سُدھرتا ہی نہیں، راہِ راست پر آتا ہی نہیں) یہ جملہ بالکل غَلَط غَلَط اور غَلَط ہے یقیناً سمجھانا فائدے سے خالی ہوتا ہی نہیں، اچّھی نیّت ہو تو اِصلاح کیلئے سمجھانا کارِثواب ہے تو کیا ''ثواب'' ملنے میں ''فائدہ'' نہیں؟ ''یہ مانتا ہی نہیں!'' بول کر آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ مبلّغ کی ذِمّے داری ''منوانا'' نہیں فقط ''پہنچانا'' ہے۔ مَنوانے والی ذات ربِّ کائنات جَلَّ جلالُہٗ کی ہے۔ اِس فتوے میں ''مسلم شریف'' کی یہ حدیثِ پاک بیان کی گئی ہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذَرِیعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اِس سے اچّھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اُونٹ ہوں۔ (مُسلِم ص ١٣١١ حدیث ٢٤٠٦) حضرتِ علّامہ یحیٰی بن شَرَف نَوَوِی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اِس حدیثِ نبوی کی شَرح میں لکھتے ہیں: ''سُرخ اونٹ اہلِ عَرَب کا بیش قیمت مال سمجھا جاتا تھا، اِس لئے ضَربُ الْمَثَل (یعنی کہاوت) کے طور پر سُرخ اُونٹوں کا ذِکر کیا گیا۔ اُخرَوی (اُخ۔رَوی) اُمور کی دُنیوی چیزوں سے تَشبِیہ (تَش۔بِیہ یعنی مثال) صِرف سمجھانے کے لئے ہے ورنہ حقیقت یِہی ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کا ایک ذرّہ بھی دنیا اور اِس جیسی جتنی دنیائیں تصوُّر کی جاسکیں، اُن سب سے بہتر ہے۔'' (شَرحِ مُسلِم لِلنَّوَوِی ج ١٥ ص ١٧٨)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ایک کافر کو مسلمان بنانا دنیا کی بڑی دولت سے بھی بہتر ہے بلکہ کافر کو قتل کرنے سے بہتر ہے کہ اسے رغبت دے کر

مسلمان کرلیا جاوے کہ (اللہ نے چاہا تو) اس سے اس کی (آیندہ) ساری نسل مسلمان ہوگی۔ (مراٰۃ المناجیح ج۸ص ٤١٦)

سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو لُوٹنے رحمتیں قافِلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی قافلے میں سفر کی 44 نیّتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے کئے جانے والے سُوال کے ذَرِیعے یہ بھی معلوم ہوا کہ نَمازوں کا جذبہ رکھنے والے اُس دور کے مسلمان بھی نیکی کی دعوت کیلئے قافِلے میں سفر کیا کرتے تھے اور اب تو فیضانِ رضا سے اِس مَدَنی کام کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی مَدَنی تحریک، **دعوتِ اسلامی** بھی قائم ہوگئی ہے۔ جس کا مَدَنی پیغام تادمِ تحریر کم و بیش دنیا کے 150 مُلکوں میں پہنچ چُکا ہے! سنّتوں کی تربیَّت کے مَدَنی قافِلے کے مسافِروں کے تو بس وارے ہی نیارے ہوجاتے اور نیکیوں کے ڈھیر لگ جاتے ہیں، اِس مَدَنی سفر میں جس قدر **اچّھی نیّتیں** کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسی قدر ثواب بھی بڑھتا چلا جائے گا۔ مَثَلاً حسبِ حال ان میں یہ نیّتیں کی جاسکتی ہیں: ۞ اگر شَرْعی مِقدار کا سفر ہوا تو گھر میں روانگیِ سفر کی دو رَکعت نَفْل ادا کروں گا ۞ اپنے ذاتی خَرچ پر سفر کروں گا ۞ پلّے سے کھاؤں گا ۞ ہر بار سُواری کی دُعا پڑھوں گا اور موقع ملا تو پڑھاؤں گا ۞ اگر کسی اسلامی بھائی کو جگہ نہیں ملے گی تو اپنی نِشست ترْک کرکے اُس پر اُس کو بِاِصرار بٹھاؤں گا ۞ بس یا ریل گاڑی میں کوئی بوڑھا یا بیمار مسلمان نظر آئے گا تو اُس کیلئے نِشست خالی کردوں گا ۞ مَدَنی قافلے والوں کی خدمت کروں گا ۞ امیرِ قافِلہ کی اطاعت کروں گا ۞ زبان، آنکھوں اور پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاؤں گا یعنی فُضول گوئی، فُضول نگاہی سے بچوں گا اور خواہش سے کم کھاؤں گا ۞ سفر میں بھی ہر موقع پر ''مَدَنی اِنعامات'' پر عمل جاری رکھوں گا ۞ وُضُو، نَماز اور قراٰنِ پاک پڑھنے میں جو غَلَطیاں ہوں گی وہ عاشِقانِ رسول کی

صُحبت میں رہ کر دُرُست کروں گا۔ (جو جانتا ہو وہ یہ نیّت کرے کہ سکھاؤں گا) ❁ سنّتیں اور دعائیں سیکھوں گا اور ❁ دوسروں کو سکھاؤں گا اور ❁ ان پر زندَگی بھرعمل کرتا رہوں گا ❁ تمام فَرض نَمازیں مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کروں گا ❁ تہجُّد، اِشراق، چاشت اور اَوّابین کی نَمازیں پڑھوں گا ❁ ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونے دوں گا، فارِغ اوقات ملے تو اللہ اللہ کرتا رہوں گا، دُرُود شریف پڑھتا رہوں گا۔ (دورانِ درس و بیان وغیرہ بغیر کچھ پڑھے خاموشی سے سننا ہوتا ہے) ❁ ''صدائے مدینہ'' لگاؤں گا یعنی نَمازِ فَجر کے لئے مسلمانوں کو جگاؤں گا ❁ راستے میں جب جب مسجِد نظر آئے گی تو بُلند آواز سے صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! کہہ کر صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد کہوں گا اور کہلواؤں گا ❁ بازار میں جانا پڑا تو بِالخُصوص نیچی نِگاہیں کئے گزرتے ہوئے بازار کی دُعا پڑھوں گا اور موقع ملا تو پڑھاؤں گا ❁ مسلمانوں سے پُر تپاک طریقے پر ملاقات کروں گا ❁ خوب اِنفرادی کوشِش کروں گا ❁ ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے مسلمانوں کو تیّار کروں گا ❁ نیکی کی دعوت دوں گا ❁ دَرس دُوں گا ❁ موقع ملا تو سنّتوں بھرا بیان کروں گا ❁ جہاں قافِلہ جائے گا وہاں کے کسی بُزُرگ کے مَزار شریف پر مَدَنی قافِلے کے ہمراہ حاضِری دوں گا ❁ سُنّی عالِم کی زیارت کروں گا ❁ اگر مَدَنی قافِلے کا کوئی مسافِر بیمار ہوگیا تو تیمارداری کروں گا ❁ اگر کسی مسافِر کے پاس خَرچ خَتم ہوگیا تو امیرِ قافِلہ کے مشورے سے اُس کی مالی اِمداد کروں گا ❁ سفر میں اپنے لئے، گھر والوں کیلئے اور اُمّتِ مسلمہ کیلئے دُعائے خیر کروں گا ❁ جس مسجِد میں قِیام ہوگا وہاں وُضو خانے اور مسجِد کی صفائی کروں گا ❁ اگر کسی نے بِلاوجہ سختی کی تب بھی صَبْر کروں گا ❁ تھکن وغیرہ کے سبب غصّہ آگیا تو زَبان کا قُفلِ مدینہ لگاتے ہوئے ضَبط کروں گا ❁ اگر مسجِد میں مَدَنی قافِلے کو قِیام کی اجازت نہ ملی تو کسی سے اُلجھنے کے بجائے اِس کو اپنے اِخلاص کی کمی تصوُّر کروں گا اور مدنی قافِلے کے ساتھ ہاتھ اُٹھا کر دعائے خیر کرتا ہوا پلٹوں گا ❁ اگر کوئی جھگڑا کرے گا تو حق پر ہونے کے باوُجُود اُس سے جھگڑا نہ کر کے حدیثِ پاک میں دی ہوئی اِس بِشارت کا حقدار بنوں گا، جس میں نبیِّ کریم صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فرماتے ہیں: جوحق پر ہونے کے باوُجُود جھگڑا نہیں کرتا میں اُس کیلئے جنّت کے (اندرُونی) کَنارے میں ایک گھر کا ضامن ہوں۔ (ابوداؤدج ٤ ص ٣٣٢ حدیث ٤٨٠٠) ۞ اگر کسی نے ظُلْماً مارا بھی تو جوابی کاروائی کرنے کے بجائے شُکر ادا کروں گا کہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں مار کھانے کے باوجود دین پر ڈٹے رہنے والی ''سنّتِ بِلالی'' ادا ہوئی ۞ اگر میری وجہ سے کسی مسلمان کی دل آزاری ہوگئی تو اُسی وَقت عاجزی کے ساتھ مُعافی مانگوں گا ۞ چُونکہ ہروقت ساتھ رہنے میں حق تلَفیوں کا اِمکان زیادہ رہتا ہے لِہٰذا واپَسی پر ہر ایک سے فرداً فرداً انتہائی لَجاجت کے ساتھ مُعافی تلافی کروں گا ۞ (شَرْعی) سفر سے واپَسی پر گھر والوں کیلئے تُحفہ لے جانے کی سنّت ادا کروں گا ۞ (سفر اگر شَرْعی ہوا تو) مسجِد میں آکر غیر مکروہ وَقت میں واپسیٔ سفر کے دو نفل پڑھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمّتِ مصطفٰے کی خُصُوصیّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ رَبُّ الْعِباد عَزَّوَجَلَّ اِس اُمّت کی خُصُوصیّت بیان کرتے ہوئے پارہ 4 سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کی آیت نمبر 110 میں اِرشاد فرماتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمّتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں، بھلائی کا حُکم دیتے ہو اور بُرائی سے مَنْع کرتے ہو اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) پر ایمان رکھتے ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم خوش نصیب ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہم خُوش نَصیب ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیبِ مُکرّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دامنِ کرم ہمارے گنہگار ہاتھوں میں آیا، یقیناً ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام اَنْبیاءِ کرام علیہم الصّلوۃ والسّلام میں سب سے افضل واعلیٰ ہیں اور آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَدْقے میں آپ صَلَّی اللہ

تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی اُمّت بھی تمام اُمَمِ سابِقہ (یعنی پچھلی اُمّتوں) سے **افضل** ہے۔ اَفضلیّت کا سبب ہرگز ہرگز یہ نہیں کہ اِس اُمّت میں سَرمایہ داروں کی کثرت ہوگی یا یہ لوگ دُنیوی طور پر بہُت زیادہ تعلیم یافتہ ہوں گے، ان میں اِنجینیئر اور ڈاکٹر بکثرت ہوں گے، نہ ہی فضیلت کی یہ وجہ ہے کہ یہ جنگجو، بہادر اور طاقتور ہوں گے یا یہ اِس لیے افضل ہیں کہ نہایت ہی چالاک و زِیرَک (یعنی ہوشیار) ہوں گے بلکہ اِن کی **اَفضَلِیّت کی وجہ** تو یہ ہے کہ یہ **اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر** (یعنی بھلائی کا حکم دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے) کے اَہم مَنصَب پر فائز ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کرے کہ ہم اپنے اِس مَنصَبِ عالی کی اَھَمِّیّت سمجھنے میں کامیاب ہو جائیں۔

اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کی تعریف

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان "تفسیرِ نعیمی" میں ان آیاتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: "اَلْمَعْرُوْف" اور "اَلْمُنْکَر" میں ساری بھلائیاں **از مُستَحبّات تا اِیمانیّات** (یعنی مُستَحبّات سے لے کر اسلامی عقائد تک) داخل ہیں، اور ساری بُرائیاں **از مکروہات تا کُفرِیّات** (یعنی ناپسندیدہ باتوں سے لے کر ہر قسم کے کُفر تک) شامل ہیں۔ اور "**اَمر**" (کے معنیٰ ہیں حُکم) یعنی (یہاں) حُکم سے مُراد ہر قسم کا حُکم ہے، زَبانی ہو یا قلمی یا طاقت والا، خواہ بڑوں سے عَرض کر کے ہو یا ساتھیوں کو مشورہ دے کر، یا چھوٹوں کو دباؤ سے حُکم دے کر، یعنی تمہاری شان یہ ہے کہ ہر بھلائی کا ہر طرح حُکم دو اور ہر خُوبی ہر طرح پھیلاؤ اور ہر بُرائی کو ہر طرح مٹاؤ اور لوگوں کو اِس (یعنی بُرائی) سے باز رکھو۔ **مزید** فرماتے ہیں: اِس آیتِ مُقدَّسہ میں گویا فرمایا گیا کہ اے محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی اُمّت! تم میری صِفتِ ہدایت کے مَظہَر (یعنی ظاہر کرنے والے) ہو، لہٰذا تم بہترین اُمّت ہو، تمہارے دَم سے تمام لوگ فائدہ اُٹھاتے رہیں گے، میں تمہارے ذَرِیعے لوگوں کو اِیمان، قُرآن اور عرفان (یعنی اپنی پہچان) بخشوں گا اور تمہاری ہی روشنی سے اُنہیں راہِ جِنان (یعنی جنّت کا راستہ) دِکھلاؤں گا، جو مجھ تک پہنچنا چاہے تمہارے زُمرے (یعنی گروہ) میں

آ جائے۔ (تفسیرِ نعیمی ج ٤ ص ٨٩،٩٥)

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسلمانوں کی بھاری اکثریّت بے عملی کا شکار ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں میں ''نیکی کی دعوت'' عام کرنے کی جتنی ضَرورت آج ہے شاید پہلے کبھی نہ تھی۔ افسوس صد کروڑ افسوس! آج مسلمانوں کی بھاری اکثریّت بے عملی کا شکار ہے، نیکیاں کرنا نَفْس کیلئے بے حد دُشوار اور اِرتکابِ گناہ بُہت آسان ہو چکا ہے، مسجِدوں کی وِیرانی اور سینما گھروں اور ڈرامہ گاہوں کی رونق، دین کا دَرد رکھنے والوں کو آٹھ آٹھ آنسو رُلاتی ہے۔ ٹی وی، وی سی آر، ڈِش اِنٹینا، انٹرنیٹ اور کیبل کا غَلَط استعمال کرنے والوں نے گویا اپنی آنکھوں سے حَیا دھو ڈالی ہے، تکمیلِ ضَروریات وحُصولِ سَہولیات کی حد سے زیادہ جِدّ وجُہد نے مسلمانوں کی بھاری تعداد کو فکرِ آخِرت سے یکسَر غافل کر دیا ہے۔ گالی دینا، تُہمت لگانا، بدگُمانی کرنا، غیبت کرنا، چُغلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی جُستجو میں رہنا، لوگوں کے عیب اُچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، کسی کو بِلا اجازتِ شَرعی تکلیف دینا، قَرض دبالینا، کسی کی چیز عارِیتاً (یعنی وقتی طور پر) لے کر واپَس نہ کرنا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پکارنا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوُجُود بلا اجازت استِعمال کرنا، شراب پینا، جُوا کھیلنا، چوری کرنا، زِنا کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، سُود ورِشوت کا لین دین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، اَمانت میں خِیانت کرنا، بدنگاہی کرنا، عورَتوں کا مَردوں کی اور مردوں کا عورَتوں کی مُشابَہت (یعنی نقّالی) کرنا، بے پردگی، غُرور، تکبُّر، حَسَد، رِیاکاری، اپنے دل میں کسی مسلمان کا بُغض وکینہ رکھنا، شَماتت (یعنی کسی مسلمان کو مَرَض، تکلیف یا نقصان پہنچنے پر

خوش ہونا)، غصّہ آجانے پر شریعت کی حد توڑ ڈالنا، گناہوں کی حرص، حُبِّ جاہ، بُخل، خُود پسندی وغیرہ مُعاملات ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔

گُناہ کرنے والوں کا دوسروں پر بھی وبال

کثیر گناہ ایسے ہیں کہ جن کی وجہ سے براہِ راست دوسروں کو نقصان اُٹھانا پڑتا ہے، مَثَلاً اگر کوئی شخص چوری کا گناہ کرے گا تو اُس شخص کا نقصان ہوگا جس کی چیز چُرائی جائے گی، بِالکل یِہی مُعاملہ ڈاکہ ڈالنے، اَسلِحہ (اَس۔لِ۔حہ) دکھا کر موبائل فون وغیرہ چھین لینے والوں کا ہے۔ دُنیوی نقصانات تو ایک طرف رہے گناہ کرنے والے کا اَصل بڑا نقصان تو آخرت کا ہے۔ **اے سنّتوں کا درد رکھنے والے عاشِقانِ رسول!** ذرا سوچئے!! گناہوں کی دَلْدَل میں پھنسنے والوں کو کون نکالے گا؟ اَخلاقی تَنَزُّلوں اور پَستیوں کی طرف گرتے چلے جانے والوں کو کِردار کی بُلندیوں کی جانب کون اُبھارے گا؟ جہنَّم میں لے جانے والے اعمال میں مصروف رہنے والوں کو جنّت میں لے جانے والے اعمال پر کون لگائے گا؟ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہمیں خود ہی ایک دوسرے کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہوگی۔ چند **سچّی حِکایات** مُلاحظہ فرمائیے اور ''نیکی کی دعوت'' کا دل میں جذبہ بڑھائیے۔

مسجِد پر تالا تھا

تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عاشِقانِ رسول کے سنّتوں کی تربیَّت کے **مَدَنی قافِلے** 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرتے رہتے ہیں۔ عاشِقانِ رسول کا ایک **مَدَنی قافِلہ** سنّتوں کی تربیّت کی غَرَض سے بابُ الاسلام (سندھ) کے ایک گاؤں میں پہنچا وہاں کی **مسجِد پر تالا** پڑا تھا، لوگوں سے ترکیب بنا کر جب مسجِد کا دروازہ کھولا تو مَدَنی قافِلے کے مسافر یہ دیکھ کر غمگین ہوگئے کہ طویل عرصے سے صفائی نہ کئے جانے کے سبب مسجِد کے در و دیوار گرد و غُبار سے اَٹے پڑے ہیں اور ہر طرف مکڑیوں کے جالے تنے ہوئے ہیں۔ مَدَنی قافِلے والوں کے اِستِفسار (یعنی پوچھنے) پر بتایا گیا کہ ''کافی

عرصہ ہوا یہاں کے مسلمانوں نے نماز پڑھنی چھوڑ دی ہے جس کی بِنا پر امام صاحِب بھی جا چکے ہیں، اِسی وجہ سے مسجِد پر تالا لگا دیا گیا ہے۔'' افسوس! مسجد بند کر دی گئی تھی اور گاؤں میں ہر طرف گناہوں کی گرم بازاری تھی، اکثر دکانوں پر گانے باجے اور T.V پر فلمیں دکھانے کا سلسلہ جاری تھا۔

مسجِد کی حیرت انگیز رونقیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اب مسلمانوں کی حالت کس قدر اَبتَر (یعنی بُری) ہوتی جا رہی ہے! حالانکہ ایک دَور ایسا بھی تھا کہ رات دن مسجِدیں آباد ہوا کرتی تھیں، چُنانچِہ حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ''نیک لوگ فکرِ آخرت کی وجہ سے مسجِدوں میں پڑے رہتے تھے تاکہ جتنا زیادہ ہو سکے اِس مختصر ترین زِندگی کی مُہلَت (مُہ۔لَت) سے فائدہ اُٹھا کر آخرت کی اَبدی (یعنی ہمیشگی والی) نعمتیں جمع کر لیں۔ عبادت کرنے والوں کی کثرت کے سبب مسجِد کے باہر لڑکے وغیرہ اَشیائے خُورد و نُوش (یعنی کھانے پینے کی چیزیں) فروخت کرتے، یوں کھانے پینے کی اَشیاء بھی عبادت گزاروں کو بآسانی دستیاب ہو جاتیں۔'' سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! وہ کیسا پاکیزہ دَور تھا کہ مسجِدوں میں رات دن رَونق ہوتی تھی اور آہ! آج تو مساجِد کی وِیرانی دیکھ کر کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔ اے موت کا یقین رکھنے والے اسلامی بھائیو! جس سے بن پڑے وہ کَسبِ حلال اور والِدین و اَولاد وغیرہ کی دیکھ بھال نیز دیگر حُقُوقُ العِباد کی بجا آوری کے بعد جو وَقت فارِغ بچے اُسے ضَرور ذِکر و دُرُود، فکرِ آخرت اور اچّھی صُحبت میں گُزارنے کی کوشِش کرے۔ (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۳۹)

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کوئی لمحہ ذِکْرُ اللہِ عَزَّوَجَلَّ سے خالی نہ گزرتا تھا۔ کاش! ہمیں بھی انمول وقت کی قدر نصیب ہو جاتی۔

یا خدا قدر وقت کی دیدے
کوئی لمحہ نہ فالتو گزرے

نمازِ باجماعت کا عجیب جذبہ

پہلے کے مسلمان باجماعت نمازوں کا بھی نہایت زبردست اِہتمام فرمایا کرتے تھے چُنانچِہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: (پارہ 18 سُورَۃُ النُّور آیت نمبر 37 میں ربِّ غفور عزّوجلّ کا فرمانِ نورٌ علٰی نور ہے:)

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید وفروخت اللہ (عزّوجلّ) کی یاد اور نماز بَرپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے، ڈرتے ہیں اُس دن سے جس میں اُلٹ جائیں گے دل اور آنکھیں۔

یہ آیتِ کریمہ نَقْل کرنے کے بعد سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کا بیان ہے کہ بعض مُفسّرِین رحمہم اللہ المبین نے لکھا ہے کہ اِس میں اُن نیک لوگوں کی طرف اِشارہ ہے کہ اُن میں سے جو لُوہار ہوتا تھا وہ اگر ضَرب (یعنی چوٹ) لگانے کے لئے ہتھوڑا اُوپر اٹھائے ہوئے ہوتا اور اِسی حالت میں اذان کی آواز سنتا تو اب ہتھوڑا لوہے وغیرہ پر مارنے کے بجائے فوراً رکھ دیتا نیز اگر موچی یعنی چمڑا سینے والا سُوئی چمڑے میں ڈالے ہوئے ہوتا اور جُوں ہی اذان کی آواز اُس کے کانوں میں پڑتی تو سُوئی کو باہَر نکالے بِغیر چمڑا اور سُوئی وَہیں چھوڑ کر بلا تاخیر مسجِد کی طرف چل پڑتا۔ یعنی اُٹھے ہوئے ہتھوڑے کی ایک ضَرب لگا دینا یا سُوئی کو دوسری طرف نکالنا بھی اُن کے نزدیک تاخیر میں شامل تھا حالانکہ اِس میں وَقت ہی کتنا لگتا ہے! (کیمیائے سعادت ج۱ ص۳۳۹)

میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
میں پڑھتا رہوں سنّتیں، وقت ہی پر ہوں سارے نوافِل ادا یاالٰہی
دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت
رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بوڑھا رونے لگا!

مدینہ ۳: عاشقانِ رسول کا 30 دن کا ایک **مَدَنی قافِلہ** راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر پر تھا۔ اِس دَوران ایک مقام پر سنّتیں سیکھنے سکھانے کے **مَدَنی حلقے** میں جب ''غُسل کے فرائض'' سکھائے گئے تو ایک بُزُرگ روتے ہوئے کہنے لگے کہ ''میری عُمر 70 سال ہو چکی ہے مگر مجھے **غُسل کے فرائض** کی معلومات نہ تھی، آج **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے مجھے غُسل کے فرائض سیکھنے کو ملے، افسوس! مجھے تو یہ تک پتا نہ تھا کہ غُسل میں فرائض بھی ہوتے ہیں!''

سب سے پہلے کیا سیکھنا فرض ہے

مدینہ ۳: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** غُسل کے فرائض تک سے لاعِلمی کا اعتِراف کرنے والے 70 سالہ اسلامی بھائی کے واقِعے سے مَدَنی قافِلوں کی ضَرورت واَہمِیَّت کا آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کسی مسلمان کو بیمار یا بھوک پیاس میں گِرِفتار یا بے روزگار و قرضدار یا آفتوں میں گرفتار یا دُنیوی مصیبتوں کا شِکار یا مشکلات سے دوچار دیکھ کر ہمیں تَرس آتا ہے اور آنا بھی چاہئے لیکن گناہوں کی بھرمار کے سبب آخِرت کو داؤ پر لگانے والے اور اپنے آپ کو قبر و جہنَّم کے عذاب کا حقدار بنانے والے مسلمان پر بالکل ہی تَرس نہیں آتا یہ قابلِ افسوس ہے گویا دُنیوی مصیبتوں کے مقابلے میں آخِرت کی مصیبتوں کو کمتر سمجھ لیا گیا ہے! حالانکہ ''جسمانی مریض'' کے مقابلے میں روحانی یعنی **گُناہوں کا مریض** زیادہ توجُّہ کا مستحق ہے کہ مسلمان کو دنیا کی تکلیفیں آخِرت میں راحتیں دلا سکتی ہیں مگر گنہگار کو اُس کے گناہ دوزخ کے غار میں پہنچا سکتے ہیں۔ لہٰذا اس بات کی شدَّت کے ساتھ ضَرورت ہے کہ عِلمِ دین کی روشنی پھیلائی جائے کہ معلومات ہوں گی جبھی تو بندہ گناہوں سے بچے گا، اگر گناہ و ثواب کی شُدبُد ہی نہ ہوگی تو یہ سنّتوں بھری زندگی کیوں کر گزار سکے گا! صد کروڑ افسوس! آج کل نادان مسلمان نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر اِس فانی جہان پر تو دل و جان سے قربان ہے مگر اُسے فرائض تک کا عِلم نہیں حالانکہ **سرکارِ دو عالم**، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی عِلم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔'' (اِبن ماجہ ج ۱ ص ۱٤٦ حدیث ۲۲٤) اس حدیثِ پاک سے اسکول کالج کی مُرَوَّجہ دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ **ضَروری دینی عِلم** مُراد ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے **اسلامی عقائد** کا سیکھنا فرض ہے، اس کے بعد **نَماز** کے فرائض و شرائط و مُفسِدات (یعنی نَماز کس طرح دُرُست ہوتی ہے اور کس طرح ٹوٹ جاتی ہے) پھر رَمَضانُ الْمُبارَک

کی تشریف آوری ہوتو جس پر روزے فَرض ہوں اُس کیلئے **روزوں** کے ضَروری مسائل، جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے **زکوٰۃ** کے ضَروری مسائل، اسی طرح **حج** فرض ہونے کی صورت میں حج کے، **نکاح** کرنا چاہے تو اس کے، **تاجِر** کو تجارت کے، **خریدار** کو خریدنے کے، **نوکری** کرنے والے اور نوکر رکھنے والے کو اِجارے کے، وَعلٰی ھٰذا الْقِیاس (یعنی اور اسی پر قیاس کرتے ہوئے) **ہر مسلمان عاقِل و بالِغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فَرضِ عَین ہے**۔ اسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال وحرام بھی سیکھنا فَرض ہے۔ نیز **مسائلِ قَلْب** (باطِنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلْبِیہ (باطِنی فرائض) مَثَلاً عاجزی واِخلاص اور **توکُّل** وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور **باطِنی گناہ** مَثَلاً **تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد**، بدگُمانی، بُغْض وکینہ، شُماتت (یعنی کسی کی مصیبت پر خوش ہونا) وغیرہا اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر **فَرض** ہے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفْحَہ 613-624 مُلاحظہ فرمائیے) مُہلِکات (مُہ۔لِ۔کات) یعنی ہَلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ وعدہ خِلافی، جھوٹ، غیبت، چُغلی، بُہتان، بدنِگاہی، دھوکا، اِیذاءِ مسلم وغیرہ وغیرہ تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں کے بارے میں ضَروری اَحکام سیکھنا بھی فرض ہے تاکہ ان سے بچا جاسکے۔ ڈرائیور و پسنجر، میاں بیوی، والدین واولاد، بھائی اور بہن، پڑوسی ورشتے دار، قرضخواہ وقرضدار، سُپر وائزر وٹھیکے دار، مزدور ومعمار، کسان و زمیندار، کرائے پر لینے والا اور کرائے پر دینے والا، حاکم ومحکوم، استاذ وشاگرد، ڈاکٹر وحکیم، مُقیم ومُسافر، قصّاب و ماہی گیر، چندہ کرنے والا اور چندہ دینے والا، مسجِد یا مدرَسہ یا قبرِستان یا سماجی ادارے وغیرہ کے مُتولّیان، جانور بیچنے والا اور پالنے والا، چرواہا، دھوبی، درزی، بڑھئی (CARPENTER)، لوہار، کاریگر آخِرُ الذّکر پانچوں سے دُھلوانے، سِلوانے اور بنوانے والے وغیرہ وغیرہ ہر ایک کیلئے اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق ضَروری مسائل جاننا **فرضِ عین** ہے۔ شیطٰن کے اِس وَسْوَسے پر ہرگز توجُّہ مت دیجئے کہ سیکھیں گے تو عمل کرنا پڑے گا بلکہ اِس حُکمِ شَرعی کو ذِہن میں رکھ لیجئے کہ حسبِ حال **فرض عُلُوم** نہ جاننا گناہ اور نہ جاننے کے سبب گناہ کر گزرنا گناہ در گناہ وحرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

خدایا ہم اسلامی اَحکام سیکھیں
بچائیں جو دوزخ سے وہ کام سیکھیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد